السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

یہ حدیث کہاں تک صحیح ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب غزوہ تبوک سے واپس لوٹے تو آپ نے فرمایا، ''ہم جہاد اصغر سے جہاد اکبر کی طرف لوٹے ہیں' ، کیا یہ حدیث صحیح ہے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

(اس روایت کو ملا علی القاری نے موضوعات کبریٰ ص : میں ذکر کیا ہے ، عسقلانی تسوید القوس میں کہتے ہیں یہ مشہور علی الالسنہ ہے اور یہ ابراہیم بن عبلتہ کی کلام ہے (الکنی للنسائی

میں کہتا ہوں : یہ حدیث الاحیاء میں مذکور ہے اور امام عراقی نے بروایت جابر امام بیہقی کی طرف منسوب کیا ہے اور کہا ہے کہ اس کی سند میں ضعف ہے ۔

سے اپنی تاریخ میں روایت کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ ایک غزوا سے واپس آئے تو فرمایا، اچھی آمد ہو اور تم جہاد اصغر سے جہاد اکبر کی طرف آئے ہو۔ کہتے ہیں کہ خطیب بغدادی نے اسے جابر امام سیوطی

نے پوچھا، ''جہاد اکبر کا کیا مطلب ہے ؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا : صحابہ

''بندے کا اپنی خواہش کے خلاف جہاد کرنا''

نے اس پر سکوت کیا ہے جیسے المطالب العالیہ (3 236) میں ہے ، ظاہر یہ ہے کہ یہ حدیث مرفوعاً ثابت نہیں اگرچہ معنی کے لحاظ سے درست ہے ۔ بوصری

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ الدین الخالص

ج1ص183

محدث فتویٰ